سورہ نمبر (٣٧)

سُوۡرَةُ الصّٰٓفّٰت

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورۂ یٰسٓ اور صافات پڑھے گا پھر اللہ سے (کسی چیز کا) سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مانگی ہوئی چیز عطا فرمائے گا۔ (در منثور، ص:۲۷۰، ج:۵، فضائل قرآن از ابن ابوداؤد و تاریخ ابن نجار)

اس حدیث میں سورہ یٰسٓ وصافات دونوں کے فضائل ایک ساتھ بیان کیے گئے ہیں کچھ ایسی روایتیں بھی ہیں جن میں سورۂ صافات کی آخری آیتوں سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ سے وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تک کے فضائل وارد ہوئے ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ آیتیں سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾ پڑھا کرتے تھے۔ (در منثور ص:۲۹۵، ج:۵ افراد از دارقطنی)

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور

سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وَاثْنَتَانِ وَّثَمٰنُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ صٰفٰت مکی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا) ف۱۱ اس میں ۱۸۲ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ

قسم اُنکی کہ باقاعدہ صف باندھیں ف۱۲ پھر اُنکی کہ جھڑک کر چلائیں ف۱۳ پھر ان جماعتوں کی کہ قرآن پڑھیں بیشک تمہارا معبود

لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾ اِنَّا زَيَّنَّا

ضرور ایک ہے مالک آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُنکے درمیان ہے اور مالک مشرقوں کا ف۱۴ بیشک ہم نے

السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ِالْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾

نیچے کے آسمان کو ف۱۵ تاروں کے سنگار سے آراستہ کیا اور نگاہ رکھنے کو ہر شیطان سرکش سے ف۱۶

لمنزل السادس

ف۱۱ سورہ والصافات مکیہ ہے اسمیں پانچ رکوع ایکسو بیاسی آیتیں اور آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار آٹھ سو چھبیس حرف ہیں ف۱۲ اس آیت میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے قسم یاد فرمائی چند گروہوں کی یا تو مراد اس سے ملائکہ کے گروہ ہیں جو نمازیوں کی طرح صف بستہ ہو کر اسکے حکم کے منتظر رہتے ہیں یا علماء دین کے گروہ جو تہجد اور تمام نمازوں میں صفیں باندھکر مصروف عبادت رہتے ہیں یا غازیوں کے گروہ جو راہ خدا میں صفیں باندھکر دشمنان حق کے مقابل ہوتے ہیں (مدارک) ف۱۳ یعنی تقدیر پر جھڑک کر چلانے والوں سے مراد ملائکہ ہیں جو ابر پر مقرر ہیں اور اسکو حکم دے کر چلاتے ہیں اور دوسری تقدیر پر وہ علماء جو وعظ و پند سے لوگوں کو جھڑک کر دین کی راہ چلاتے ہیں تیسری صورت میں وہ غازی جو گھوڑوں کو ڈپٹ کر جہاد میں چلاتے ہیں ف۱۴ یعنی آسمان اور زمین اور انکی درمیانی کائنات اور تمام حدود و جہات سب کا مالک وہی ہے تو کوئی دوسرا کس طرح مستحق عبادت ہو سکتا ہے لہذا وہ شریک سے منزہ ہے ف۱۵ جو زمین کے بہ نسبت اور آسمانوں سے قریب تر ہے ف۱۶ یعنی ہم نے آسمان کو ہر ایک نافرمان شیطان سے محفوظ رکھا کہ جب شیاطین آسمان پر جانے کا ارادہ کریں تو فرشتے شہاب مار کر انکو دفع کر دیں لہذا شیاطین آسمان پر نہیں جا سکتے اور

لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ يُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّ
عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے ف۱ اور ان پر ہر طرف سے مار پھینک ہوتی ہے ف۲ انہیں
لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾
بھگانے کو اور ان کے لیے ف۳ ہمیشہ کا عذاب مگر جو ایک آدھ بار اچک لے چلا ف۴ تو روشن انگارا اس کے پیچھے لگا ف۵
فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ
تو ان سے پوچھو ف۶ کیا ان کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری اور مخلوق آسمانوں اور فرشتوں وغیرہ کی ف۷ بیشک ہم نے ان کو چپکتی مٹی سے بنایا
لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَ يَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ اِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ
ف۸ بلکہ تمہیں اچنبھا آیا ف۹ اور وہ ہنسی کرتے ہیں ف۱۰ اور سمجھائے نہیں سمجھتے اور
اِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ قَالُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا
جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں ف۱۱ ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو نہیں مگر کھلا جادو کیا جب
مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ
ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی ف۱۲ تم
نَعَمْ وَ اَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾
فرماؤ ہاں یوں کہ ذلیل ہو کے تو وہ ف۱۳ تو ایک ہی جھڑک ہے ف۱۴ جبھی وہ ف۱۵ دیکھنے لگیں گے
وَ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ
اور کہیں گے ہائے ہماری خرابی ان سے کہا جائیگا یہ انصاف کا دن ہے ف۱۶ یہ ہے وہ فیصلہ کا دن جسے تم
بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَ اَزْوَاجَهُمْ وَ مَا كَانُوْا
جھٹلاتے تھے ف۱۷ ہانکو ظالموں اور ان کے جوڑوں کو ف۱۸ اور جو کچھ وہ
يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾ وَ قِفُوْهُمْ
پوجتے تھے اللہ کے سوا ان سب کو ہانکو راہ دوزخ کی طرف اور انہیں ٹھہراؤ
اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾
ف۱۹ ان سے پوچھنا ہے ف۲۰ تمہیں کیا ہوا ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے ف۲۱ بلکہ وہ آج گردن ڈالے ہیں ف۲۲
وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ
اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے بولے ف۲۳ تم ہمارے

ف۱ اور آسمان کے فرشتوں کی گفتگو نہیں سن سکتے ف۲ انگاروں کی جب وہ اس نیت سے آسمان کی طرف جائیں ف۳ آخرت میں ف۴ یعنی اگر کوئی شیطان ملائکہ کا کوئی کلمہ کبھی لے بھاگا ف۵ کہ اسے جلا ڈالے اور ایذا پہنچائے ف۶ یعنی کفار مکہ سے ف۷ تو جس قادر برحق کو آسمان و زمین جیسی عظیم مخلوق کا پیدا کر دینا کچھ بھی مشکل اور دشوار نہیں تو انسانوں کا پیدا کرنا اس پر کیا مشکل ہو سکتا ہے ف۸ یہ ان کے ضعف کی ایک اور شہادت ہے کہ ان کی پیدائش کا اصل مادہ مٹی ہے جو کوئی شدت و قوت نہیں رکھتی اور اس میں ان پر ایک اور برہان قائم فرمائی گئی ہے کہ چپکتی مٹی ان کا مادۂ پیدائش ہے تو اب پھر جسم کے گل جانے اور غایت یہ ہے کہ مٹی ہو جانے کے بعد اس مٹی سے پھر دوبارہ پیدائش کو وہ کیوں ناممکن جانتے ہیں مادہ موجود صانع موجود پھر دوبارہ پیدائش کیسے محال ہو سکتی ہے ف۹ ان کے تکذیب کرنے سے کہ ایسے واضح الدلالہ آیات و بینات کے باوجود وہ کس طرح تکذیب کرتے ہیں ف۱۰ آپ سے اور آپ کے تعجب سے یا مرنے کے بعد اٹھنے سے ف۱۱ مثل شق قمر وغیرہ کے ف۱۲ جو کہ ہم سے زمانہ میں مقدم ہیں کفار کے نزدیک ان کے باپ دادا کا زندہ کیا جانا خود ان کے زندہ کیے جانے کو زیادہ بعید تھا اس لیے انہوں نے یہ کہا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے ف۱۳ یعنی بعث ف۱۴ ایک ہی ہولناک آواز ہے نفخۂ ثانیہ کی ف۱۵ زندہ ہو کر اپنے افعال اور پیش آنے والے احوال ف۱۶ یعنی فرشتے کہیں گے کہ یہ انصاف کا دن ہے یہ حساب و جزا کا دن ہے ف۱۷ دنیا میں اور فرشتوں کو حکم دیا جائیگا ف۱۸ ظالموں سے مراد کافر ہیں اور ان کے جوڑوں سے مراد ان کے شیاطین جو دنیا میں ان کے جلیس و قرین رہتے تھے ہر ایک کافر اپنے شیطان کے ساتھ ایک ہی زنجیر میں جکڑ دیا جائیگا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جوڑوں سے مراد اشباہ و امثال ہیں یعنی ہر کافر اپنے ہی قسم کے کفار کے ساتھ ہانکا جائیگا بت پرست بت پرستوں کے ساتھ اور آتش پرست آتش پرستوں کے ساتھ و علیٰ ہذا القیاس ف۱۹ صراط کے پاس ف۲۰ حدیث شریف میں ہے کہ روز قیامت بندہ جگہ سے ہل نہ سکے گا جب تک چار باتیں اس سے نہ پوچھ لی جائیں ایک اس کی عمر کہ کس کام میں گزری دوسرے اس کا علم کہ اس پر کیا عمل کیا تیسرے اس کا مال کہ کہاں سے کمایا کہاں خرچ کیا چوتھے اس کا جسم کہ اسکو کس کام میں لایا ف۲۱ یہ ان سے جہنم کے خازن بطریق توبیخ کہیں گے کہ دنیا میں تو ایک دوسرے کی امداد پر بہت غرہ رکھتے تھے آج دیکھو کیسے عاجز ہو تم میں سے کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا ف۲۲ عاجز و ذلیل ہو کر ف۲۳ اپنے سرداروں سے جو دنیا میں بہکاتے تھے۔

منزل ۶

ع ۱ ۲۱ ۵

تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ (۲۸) قَالُوا بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (۲۹) وَمَا كَانَ لَنَا

دہنی طرف سے بہکانے آتے تھے ف۱ جواب دیں گے تم خود ہی ایمان نہ رکھتے تھے ف۲ اور ہمارا تم پر

عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ (۳۰) فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا

کچھ قابو نہ تھا ف۳ بلکہ تم سرکش لوگ تھے تو ثابت ہوگئی ہم پر ہمارے رب کی بات ف۴

إِنَّا لَذَائِقُونَ (۳۱) فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ (۳۲) فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي

ہمیں ضرور چکھنا ہے ف۵ تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا کہ ہم خود گمراہ تھے تو اس دن ف۶ وہ سب کے سب

الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ (۳۳) إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ (۳۴) إِنَّهُمْ كَانُوا

عذاب میں شریک ہیں ف۷ مجرموں کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں بیشک جب ان سے

إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ (۳۵) وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو

کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اونچی کھینچتے تھے ف۸ اور کہتے تھے کیا ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں

آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ (۳۶) بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ (۳۷)

ایک دیوانہ شاعر کے کہنے سے ف۹ بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی

إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ (۳۸) وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ (۳۹)

ف۱۰ بیشک تمہیں ضرور دکھ کی مار چکھنی ہے تو تمہیں بدلا نہ ملے گا مگر اپنے کیے کا ف۱۱

إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ (۴۰) أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ (۴۱) فَوَاكِهُ

مگر جو اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں ف۱۲ ان کے لیے وہ روزی ہے جو ہمارے علم میں ہے میوے ف۱۳

وَهُم مُّكْرَمُونَ (۴۲) فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ (۴۳) عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ (۴۴) يُطَافُ

اور ان کی عزت ہوگی چین کے باغوں میں تختوں پر ہوں گے آمنے سامنے ف۱۴ ان پر

عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ (۴۵) بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ (۴۶) لَا فِيهَا غَوْلٌ وَ

دورہ ہوگا نگاہ کے سامنے بہتی شراب کے جام کا ف۱۵ سفید رنگ ف۱۶ پینے والوں کے لیے لذت ف۱۷ نہ اس میں خمار ہے ف۱۸

لَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ (۴۷) وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ (۴۸) كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ

اور نہ اس سے ان کا سر پھرے ف۱۹ اور ان کے پاس ہیں جو شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی ف۲۰ بڑی آنکھوں والیاں گویا وہ انڈے

مَّكْنُونٌ (۴۹) فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ (۵۰) قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ

ہیں پوشیدہ رکھے ہوئے ف۲۱ تو ان میں ف۲۲ ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے ف۲۳ ان میں سے کہنے والا بولا میرا

ف۱ یعنی بزور و قوت ہمیں گمراہی پر آمادہ کرتے تھے اس پر کفار کے سردار کہیں گے اور

ف۲ پہلے ہی سے کافر تھے اور ایمان سے باختیار خود اعراض کر چکے تھے

ف۳ کہ ہم تمہیں اپنے اتباع پر مجبور کرتے

ف۴ جو اس نے فرمائی کہ میں ضرور جہنم کو جنوں اور انسانوں سے بھروں گا لہٰذا

ف۵ اس کا عذاب گمراہوں کو بھی اور گمراہ کرنے والوں کو بھی

ف۶ یعنی روز قیامت

ف۷ گمراہ بھی اور گمراہ کرنے والے سردار بھی کیونکہ یہ سب دنیا میں گمراہی میں شریک تھے

ف۸ اور توحید قبول نہ کرتے تھے شرک سے باز نہ آتے تھے

ف۹ یعنی سید عالم حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے سے

ف۱۰ دین توحید و نفی شرک میں

ف۱۱ اس شرک اور تکذیب کا جو دنیا میں کر آئے ہو

ف۱۲ ایمان اور اخلاص والے

ف۱۳ اور نفیس و لذیذ نعمتیں خوش ذائقہ خوشبودار خوش منظر

منزل ٦

ف۱۴ ایک دوسرے سے مانوس اور مسرور

ف۱۵ جس کی پاکیزہ نہریں نگاہوں کے سامنے جاری ہوں گی

ف۱۶ دودھ سے بھی زیادہ سفید

ف۱۷ بخلاف دنیا کی شراب کے جو بدبودار اور بدذائقہ ہوتی ہے اور پینے والا اسکو پیتے وقت منہ بگاڑ لیتا ہے

ف۱۸ جس سے عقل میں خلل آئے

ف۱۹ بخلاف دنیا کی شراب کے جس میں بہت سے فسادات اور عیب ہیں اس سے پیٹ میں بھی درد ہوتا ہے سر میں بھی پیشاب میں بھی تکلیف ہو جاتی ہے طبیعت مالش کرتی ہے قے آتی ہے سر چکراتا ہے عقل ٹھکانے نہیں رہتی

ف۲۰ کہ اس کے نزدیک اس کا شوہر ہی صاحب حسن اور پیارا ہے

ف۲۱ گرد و غبار سے پاک صاف دلکش رنگ

ف۲۲ یعنی اہل جنت میں سے

ف۲۳ کہ دنیا میں کیا حالات و واقعات پیش آئے

إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ﴿٥١﴾ يَقُولُ أَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ﴿٥٢﴾ أَإِذَا مِتْنَا

ایک ہمنشین تھا ف۱ مجھ سے کہا کرتا کیا تم اسے سچ مانتے ہو ف۲ کیا جب ہم مر کر مٹی

وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَدِينُونَ ﴿٥٣﴾ قَالَ هَلْ أَنتُم مُّطَّلِعُونَ ﴿٥٤﴾

اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں جزا سزا دی جائے گی ف۳ کہا کیا تم جھانک کر دیکھو گے ف۴

فَاطَّلَعَ فَرَآهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿٥٥﴾ قَالَ تَاللَّهِ إِن كِدتَّ لَتُرْدِينِ ﴿٥٦﴾ وَلَوْلَا

پھر جھانکا تو اسے بیچ بھڑکتی آگ میں دیکھا ف۵ کہا خدا کی قسم قریب تھا کہ تو مجھے ہلاک کردے ف۶ اور میرا

نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿٥٧﴾ أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ﴿٥٨﴾ إِلَّا مَوْتَتَنَا

رب فضل نہ کرے ف۷ تو ضرور میں بھی پکڑ کر حاضر کیا جاتا ف۸ تو کیا ہمیں مرنا نہیں مگر ہماری پہلی موت

الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿٥٩﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٦٠﴾ لِمِثْلِ

ف۹ اور ہمیں عذاب نہ ہوگا ف۱۰ بے شک یہی بڑی کامیابی ہے ایسی ہی بات کیلئے

هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ﴿٦١﴾ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ﴿٦٢﴾ إِنَّا

کامیوں کو کام کرنا چاہیے تو یہ مہمانی بھلی ف۱۱ یا تھوہر کا پیڑ ف۱۲ بیشک

جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِّلظَّالِمِينَ ﴿٦٣﴾ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ﴿٦٤﴾

ہم نے اُسے ظالموں کی جانچ کیا ہے ف۱۳ بے شک وہ ایک پیڑ ہے کہ جہنم کی جڑ میں نکلتا ہے ف۱۴

طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ ﴿٦٥﴾ فَإِنَّهُمْ لَآكِلُونَ مِنْهَا فَمَالِئُونَ

اس کا شگوفہ جیسے دیوؤں کے سر ف۱۵ پھر بیشک وہ اس میں سے کھائیں گے ف۱۶ پھر اس سے

مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٦٦﴾ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٦٧﴾ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ

پیٹ بھریں گے پھر بیشک اُن کے لیے اُس پر کھولتے پانی کی ملونی ہے ف۱۷ پھر اُن کی بازگشت ضرور

لَإِلَى الْجَحِيمِ ﴿٦٨﴾ إِنَّهُمْ أَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلَىٰ آثَارِهِمْ

بھڑکتی آگ کی طرف ہے ف۱۸ بیشک اُنھوں نے اپنے باپ دادا گمراہ پائے تو وہ اُنھیں کے نشان قدم پر

يُهْرَعُونَ ﴿٧٠﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٧١﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا

دوڑے جاتے ہیں ف۱۹ اور بیشک اُن سے پہلے بہت سے اگلے گمراہ ہوئے ف۲۰ اور بیشک ہم نے اُن میں

فِيهِم مُّنذِرِينَ ﴿٧٢﴾ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا عِبَادَ

ڈر سنانے والے بھیجے ف۲۱ تو دیکھو ڈرائے گیوں کا کیسا انجام ہوا ف۲۲ مگر

ف۱ دنیا میں جو مرنے کے بعد اُٹھنے کا منکر تھا اور اس کی نسبت طنز کے طریقہ پر
ف۲ یعنی مرنے کے بعد اُٹھنے کو
ف۳ اور ہم سے حساب لیا جائے گا یہ بیان کرکے اس جنتی نے اپنے جنتی دوستوں سے
ف۴ کہ میرے اس ہمنشین کا جہنم میں کیا حال ہے
ف۵ کہ عذاب کے اندر گرفتار ہے تو اس جنتی نے اس سے
ف۶ راہ راست سے بہکا کر
ف۷ اور اپنی رحمت و کرم سے مجھے تیرے اغوا سے محفوظ نہ رکھتا اور اسلام پر قائم رہنے کی توفیق نہ دیتا
ف۸ تیرے ساتھ جہنم میں۔ اور جب موت ذبح کردی جائے گی تو اہل جنت فرشتوں سے کہیں گے
ف۹ دنیا میں ہو چکی
ف۱۰ فرشتے کہیں گے نہیں اور اہل جنت کا یہ دریافت کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ تلذذ اور دائمی حیات کی نعمت اور عذاب سے مامون ہونے کے احسان پر اس کی نعمت کا ذکر کرنے کے لیے ہے اور اس ذکر سے اُنھیں سرور حاصل ہوگا
ف۱۱ یعنی جنتی نعمتیں اور لذتیں اور وہاں کے نفیس و لطیف کھانے مشارب اور دائمی عیش اور بے نہایت راحت و سرور
ف۱۲ نہایت تلخ انتہا کا بدبودار حد درجہ کا بدمزہ سخت ناگوار جس سے دوزخیوں کی میزبانی کی جائے گی اور انکو اس کے کھانے پر مجبور کیا جائے گا

منزل ۶

ف۱۳ دنیا میں کافر اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آگ درختوں کو جلا ڈالتی ہے تو آگ میں درخت کیسے ہوگا
ف۱۴ اور اس کی شاخیں جہنم کے درکات میں پہونچتی ہیں
ف۱۵ یعنی نہایت بدہیئت اور قبیح المنظر
ف۱۶ شدت کی بھوک سے مجبور ہو کر
ف۱۷ یعنی تھوہر سے انکے پیٹ بھریں گے وہ جلتا ہوگا پیٹوں کو جلائے گا اسکی سوزش سے پیاس کا غلبہ ہوگا اور مدت تک تو پیاس کی تکلیف میں رکھے جائینگے پھر جب پینے کو دیا جائے گا تو گرم کھولتا پانی اس کی گرمی اور سوزش اس تھوہر کی گرمی اور جلن سے ملکر اور تکلیف دوچندی بڑھائے گی
ف۱۸ کیونکہ زقوم کھلانے اور گرم پانی پلانے کے لیے انکو اپنے درکات سے دوسرے درکات میں لے جایا جائے گا اسکے بعد پھر اپنے درکات کی طرف لوٹائے جائینگے اس کے بعد انکے مستحق عذاب ہونے کی علت ارشاد فرمائی جاتی ہے ف۱۹ اور گمراہی میں انکا اتباع کرتے ہیں اور حق کے دلائل واضحہ سے آنکھیں بند کرلیتے ہیں ف۲۰ اسی وجہ سے کہ اُنھوں نے اپنے باپ دادا کی غلط راہ نہ چھوڑی اور حجت و دلیل سے فائدہ نہ اُٹھایا ف۲۱ یعنی انبیاء علیہم السلام جنھوں نے انکو گمراہی اور بدعملی کے بُرے انجام کا خوف دلایا ف۲۲ کہ وہ عذاب سے ہلاک کیے گئے

اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿٧٥﴾

اللہ کے چنے ہوئے بندے ف۱ اور بیشک ہمیں نوح نے پکارا ف۲ تو ہم کیا ہی اچھے قبول فرمانے والے ف۳

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ

اور ہم نے اُسے اور اُسکے گھر والوں کو بڑی تکلیف سے نجات دی اور ہم نے اُسی کی اولاد

الْبٰقِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٧٨﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٩﴾

باقی رکھی ف۴ اور ہم نے پچھلوں میں اس کی تعریف باقی رکھی ف۵ نوح پر سلام ہو جہان والوں میں ف۶

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٠﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨١﴾ ثُمَّ

بیشک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے پھر ہم نے

اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿٨٣﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ

دوسروں کو ڈبو دیا ف۷ اور بیشک اسی کے گروہ سے ابراہیم ہے ف۸ جبکہ اپنے رب کے پاس

بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٤﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٨٥﴾ اَئِفْكًا

حاضر ہوا غیر سے سلامت دل لیکر ف۹ جب اُس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا ف۱۰ تم کیا پوجتے ہو کیا بہتان سے

اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿٨٦﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً

اللہ کے سوا اور خدا چاہتے ہو تو تمہارا کیا گمان ہے رب العالمین پر ف۱۱ پھر اس نے ایک نگاہ

فِي النُّجُوْمِ ﴿٨٨﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿٨٩﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿٩٠﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى

ستاروں کو دیکھا ف۱۲ پھر کہا میں بیمار ہونیوالا ہوں ف۱۳ تو وہ اسپر پیٹھ دیکر پھر گئے ف۱۴ پھر اُن کے

اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٩١﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا

خداؤں کی طرف چھپکر چلا تو کہا کیا تم نہیں کھاتے ف۱۵ تمہیں کیا ہوا کہ نہیں بولتے ف۱۶ تو لوگوں کی نظر بچاکر اُنھیں دہنے ہاتھ سے

بِالْيَمِيْنِ ﴿٩٣﴾ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿٩٤﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿٩٥﴾ وَ

مارنے لگا ف۱۷ تو کافر اس کی طرف جلدی کرتے آئے ف۱۸ فرمایا کیا اپنے ہاتھ کے تراشوں کو پوجتے ہو اور

اللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿٩٧﴾

اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو ف۱۹ بولے اسکے لیے ایک عمارت چنو ف۲۰ پھر اسے بھڑکتی آگ میں ڈالدو

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ

تو اُنھوں نے اسپر داؤں چلنا چاہا ہم نے اُنھیں نیچا دکھایا ف۲۱ اور کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں ف۲۲

ع ٢ ۝ ٥٣ ۝ ٦

منزل ٦

ف۱ ایماندار جنھوں نے اپنے اخلاص کے سبب نجات پائی ف۲ اور ہم سے اپنی قوم کے عذاب و ہلاک کی درخواست کی ف۳ کہ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد کی اور اُن سے پورا انتقام لیا کہ اُنھیں غرق کرکے ہلاک کردیا ف۴ تو اب دنیا میں جتنے انسان ہیں سب حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشتی سے اترنے کے بعد اُنکے ہمراہیوں میں جسقدر مرد و عورت تھے سبھی مرگئے سوا آپ کی اولاد اور انکی عورتوں کے اُنھیں سے دنیا کی نسلیں چلیں عرب اور فارس اور روم آپ کے فرزند سام کی اولاد سے ہیں اور سوڈان کے لوگ آپ کے بیٹے حام کی نسل سے اور ترک اور یاجوج ماجوج وغیرہ آپ کے صاحبزادہ یافث کی اولاد سے ف۵ یعنی اُنکے بعد والے انبیاء علیہم السلام اور انکی امتوں میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر جمیل باقی رکھا ف۶ یعنی ملائکہ اور جن و انس سب انپر قیامت تک سلام بھیجا کریں ف۷ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں کو ف۸ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کے دین و ملت اور اُنھیں کے طریق و سنت پر ہیں حضرت نوح علیہ السلام و حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان دو ہزار چھ سو چالیس ۲۶۴۰ برس کا زمانی فرق ہے اور دونوں حضرات کے درمیان جو عہد گزرا اس میں صرف دو نبی ہوئے حضرت ہود و حضرت صالح علیہما السلام ف۹ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے قلب کو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کیا اور ہر چیز سے فارغ کرلیا ف۱۰ بطریق توبیخ ف۱۱ کہ جب تم اسکے سوا دوسرے کو پوجو گے تو کیا وہ تمہیں بے عذاب چھوڑ دیگا باوجودیکہ تم جانتے ہو کہ وہی منعم حقیقی مستحق عبادت ہے قوم نے کہا کہ کل کو ہماری عید ہے جنگل میں میلہ لگے گا ہم نفیس کھانے پکاکر بتوں کے پاس رکھ جائینگے اور میلہ سے واپس ہوکر تبرک کے طور پر انکو کھائیں گے آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں اور مجمع اور میلہ کی رونق دیکھیں وہاں سے واپس ہوکر بتوں کی زینت اور سجاوٹ اور انکا بناؤ سنگار دیکھیں یہ تماشا دیکھنے کے بعد ہم سمجھتے ہیں کہ آپ بت پرستی پر ہمیں ملامت نہ کرینگے ف۱۲ جیسے کہ ستارہ شناس نجوم کے ماہر ستاروں کے مواقع اتصالات و انصرافات کو دیکھا کرتے ہیں ف۱۳ قوم نجوم کی بہت معتقد تھی وہ سمجھی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ستاروں سے اپنے بیمار ہونے کا حال معلوم کرلیا اب یہ کسی متعدی مرض میں مبتلا ہونیوالے ہیں اور متعدی مرض سے وہ لوگ بہت ڈرتے تھے مسئلہ علم نجوم حق ہے اور سیکھنے میں مشغول ہونا منسوخ ہوچکا مسئلہ شرعًا کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا یعنی ایک شخص کا مرض بعینہٖ دوسرے میں نہیں پہونچ جاتا مادّوں کے فساد اور ہوا وغیرہ کی سمیتوں کے اثر سے ایکوقت میں بہت لوگوں کو ایک طرح کے مرض ہوسکتے ہیں لیکن حدوث مرض کا ہر ایک میں جداگانہ ہے کسی کا مرض کسی دوسرے میں نہیں پہونچتا ف۱۴ اپنی عید کی طرف اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑ گئے آپ بت خانہ میں آئے ف۱۵ یعنی اس کھانے کو جو تمہارے سامنے رکھا ہے بتوں نے اسکا کچھ جواب نہ دیا اور وہ جواب ہی کیا دیتے تو آپ نے فرمایا ف۱۶ اسپر بھی بتوں کی طرف سے کچھ جواب نہ ہوا وہ بے جان پتھر تھے جواب کیا دیتے ف۱۷ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو مار مار کر پارہ پارہ کردیا جب کافروں کو اس کی خبر پہونچی ف۱۸ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے کہ ہم تو ان بتوں کو پوجتے ہیں تم انھیں توڑتے ہو ف۱۹ تو پوجے کا مستحق وہ ہے نہ بت اس پر وہ حیران ہوگئے اور اُن سے کوئی جواب نہ بن آیا ف۲۰ پتھر کی تیس گز لمبی بیس گز چوڑی چار دیواری پھر اس کو لکڑیوں سے بھردو اور ان میں آگ لگادو یہانتک کہ آگ زور پکڑے ف۲۱ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس آگ میں سلامت رکھکر چنانچہ آگ سے آپ سلامت برآمد ہوئے ف۲۲ اس دار الکفر سے ہجرت کرکے جہاں جانے کا میرا رب حکم دے۔

سَيَهْدِينِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ﴿۱۰۱﴾

اب وہ مجھے راہ دیگا ف۱ الٰہی مجھے لائق اولاد دے تو ہم نے اُسے خوشخبری سنائی ایک عقلمند لڑکے کی

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ

پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہو گیا کہا اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں ف۲ اب تو دیکھ

مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۖ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ

تیری کیا رائے ہے ف۳ کہا اے میرے باپ کیجیے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے

الصَّابِرِينَ ﴿۱۰۲﴾ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنَاهُ أَن يَا إِبْرَاهِيمُ ﴿۱۰۴﴾

صابر پائیں گے تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ ف۴ اور ہم نے اُسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۰۵﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ

بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا ف۵ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بیشک یہ روشن جانچ تھی

الْمُبِينُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿۱۰۸﴾ سَلَامٌ

اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اُس کے فدیہ میں دیکر اسے بچا لیا ف۶ اور ہم نے پچھلوں میں اُس کی تعریف باقی رکھی سلام ہو

عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۱۰﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۱﴾

ابراہیم پر ف۷ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہیں

وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۱۲﴾ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ۚ وَ

اور ہم نے اُسے خوشخبری دی اسحٰق کی کہ غیب کی خبریں بتانے والا نبی ہمارے قرب خاص کے سزاواروں میں ف۸ اور ہم نے برکت اُتاری اُس پر اور اسحٰق پر ف۹ اور

مِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ مُبِينٌ ﴿۱۱۳﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ

اُن کی اولاد میں کوئی اچھا کام کرنے والا ف۱۰ اور کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ف۱۱ اور بے شک ہم نے موسیٰ

وَهَارُونَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنَاهُمْ فَكَانُوا

اور ہارون پر احسان فرمایا ف۱۲ اور اُنہیں اور اُن کی قوم ف۱۳ کو بڑی سختی سے نجات بخشی ف۱۴ اور ان کی ہم نے مدد فرمائی ف۱۵ تو وہی

هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿۱۱۶﴾ وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ

غالب ہوئے ف۱۶ اور ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی ف۱۷ اور اُن کو سیدھی

الْمُسْتَقِيمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ﴿۱۱۹﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿۱۲۰﴾

راہ دکھائی اور پچھلوں میں اُن کی تعریف باقی رکھی سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر

ع ۳ (۳۹)

ف۱ چنانچہ بحکمِ الٰہی آپ سرزمین شام میں ارضِ مقدسہ کے مقام پر پہونچے تو آپ نے اپنے رب سے دعا کی

ف۲ یعنی تیرے ذبح کا انتظام کر رہا ہوں اور انبیاء علیہم السلام کی خواب حق ہوتی ہے اور ان کے افعال بحکمِ الٰہی ہوا کرتے ہیں

ف۳ یہ آپ نے اس لیے کہا تھا کہ فرزند کو ذبح سے وحشت نہ ہو اور اطاعت امرِ الٰہی کے لیے وہ برغبت تیار ہوں چنانچہ اس فرزند ارجمند نے رضائے الٰہی پر فدا ہونے کا کمال شوق سے اظہار کیا۔

ف۴ یہ واقعہ منیٰ میں واقع ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرزند کے گلے پر چھری چلائی قدرتِ الٰہی کہ چھری نے کچھ بھی کام نہ کیا

ف۵ اطاعت و فرمانبرداری کمال کو پہونچا دی فرزند کو ذبح کے لیے بے دریغ پیش کر دیا بس اب اتنا کافی ہے

ف۶ اس میں اختلاف ہے کہ یہ فرزند حضرت اسمٰعیل ہیں یا حضرت اسحٰق علیہما السلام لیکن دلائل کی قوت یہی بتاتی ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل ہی ہیں علیہ السلام اور فدیہ میں جنت سے بکری بھیجی گئی تھی جس کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح فرمایا

ف۷ ہماری طرف سے

منزل ۶

ف۸ واقعہ ذبح کے بعد حضرت اسحٰق کی خوشخبری اس کی دلیل ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہما السلام ہیں۔

ف۹ ہر طرح کی برکت دینی بھی اور دنیوی بھی اور ظاہر برکت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں کثرت کی اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کی نسل سے بہت سے انبیاء کیے حضرت یعقوب سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک

ف۱۰ یعنی مومن

ف۱۱ یعنی کافر فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ کسی باپ کے صاحبِ فضائلِ کثیرہ ہونے سے اولاد کا بھی ویسا ہی ہونا لازم نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی شانیں ہیں کبھی نیک سے نیک پیدا کرتا ہے کبھی بد سے بد کبھی بد سے نیک نہ اولاد کا بد ہونا آباء کے لیے عیب ہو نہ آباء کی بدی اولاد کے لیے

ف۱۲ کہ انہیں نبوت و رسالت عنایت فرمائی

ف۱۳ یعنی بنی اسرائیل

ف۱۴ فرعون اور فرعونیوں کے مظالم سے رہائی دی

ف۱۵ قبطیوں کے مقابل

ف۱۶ فرعون اور اس کی قوم پر

ف۱۷ جس کا بیان بلیغ اور وہ حدود و احکام وغیرہ کی جامع اس کتاب سے مراد توریت شریف ہے

إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٢١﴾ إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٢٢﴾ وَإِنَّ

بیشک ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بیشک وہ دونوں ہمارے اعلیٰ درجے کے کامل الایمان بندوں میں ہیں اور بے شک

إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾ أَتَدْعُونَ

الیاس پیغمبروں سے ہے ف۱ جب اُس نے اپنی قوم سے فرمایا کیا تم ڈرتے نہیں ف۲ کیا بعل کو پوجتے ہو

بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ﴿١٢٥﴾ اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ

ف۳ اور چھوڑتے ہو سب سے اچھا پیدا کرنے والے اللہ کو جو رب ہے تمہارا اور تمہارے اگلے باپ دادا کا

الْأَوَّلِينَ ﴿١٢٦﴾ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿١٢٧﴾ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿١٢٨﴾

ف۴ پھر اُنھوں نے اُسے جھٹلایا تو وہ ضرور پکڑے آئینگے ف۵ مگر اللہ کے چُنے ہوئے بندے ف۶

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿١٢٩﴾ سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ﴿١٣٠﴾ إِنَّا كَذَٰلِكَ

اور ہم نے پچھلوں میں اس کی ثنا باقی رکھی سلام ہو الیاس پر بے شک ہم ایسا ہی صلہ

نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣١﴾ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣٢﴾ وَإِنَّ لُوطًا

دیتے ہیں نیکوں کو بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل الایمان بندوں میں ہے اور بے شک لوط

لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٣﴾ إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٣٤﴾ إِلَّا عَجُوزًا فِي

پیغمبروں میں ہے جبکہ ہم نے اُسے اور اسکے سب گھر والوں کو نجات بخشی مگر ایک بڑھیا کہ رہجانے والوں میں

الْغَابِرِينَ ﴿١٣٥﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٣٦﴾ وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم مُّصْبِحِينَ ﴿١٣٧﴾

ہوئی ف۷ پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک فرمادیا ف۸ اور بے شک تم ف۹ اُن پر گزرتے ہو صبح کو

وَبِاللَّيْلِ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٣٨﴾ وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٩﴾ إِذْ أَبَقَ

اور رات میں ف۱۰ تو کیا تمہیں عقل نہیں ف۱۱ اور بے شک یونس پیغمبروں سے ہے جبکہ بھری

إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١٤٠﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ﴿١٤١﴾ فَالْتَقَمَهُ

کشتی کی طرف نکل گیا ف۱۲ تو قرعہ ڈالا تو ڈھکیلے ہوؤں میں ہوا پھر اسے مچھلی نے

الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿١٤٢﴾ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ﴿١٤٣﴾ لَلَبِثَ فِي

نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتا تھا ف۱۳ تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا ف۱۴ ضرور اس کے

بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤٤﴾ فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ﴿١٤٥﴾ وَ

پیٹ میں رہتا جس دن تک لوگ اُٹھائے جائیں گے ف۱۵ پھر ہم نے اُسے ف۱۶ میدان پر ڈال دیا اور وہ بیمار تھا ف۱۷ اور

ف۱ جو بعلبک اور اس کے نواح کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے

ف۲ یعنی کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کا خوف نہیں

ف۳ بعل اُن کے بت کا نام تھا جو سونے کا تھا اس کی لمبائی بیس گز تھی چار منہ تھے اس کی بہت تعظیم کرتے تھے جس مقام میں وہ تھا اس جگہ کا نام بک تھا اسی سے بعلبک مرکب ہوا یہ بلاد شام میں ہے

ف۴ اس کی عبادت ترک کرتے ہو

ف۵ جہنم میں

ف۶ یعنی اس قوم میں سے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے جو حضرت الیاس علیہ السلام پر ایمان لائے اُنھوں نے عذاب سے نجات پائی

ف۷ عذاب کے اندر

ف۸ یعنی حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے کفار کو

ف۹ اے اہل مکہ

ف۱۰ یعنی اپنے سفروں میں روز و شب تم اُنکے آثار و منازل پر گزرتے ہو

ف۱۱ کہ اُن سے عبرت حاصل کرو

ف۱۲ حضرت ابن عباس اور وہب کا قول ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا اسمیں تاخیر ہوئی تو آپ اُن سے چھپکر نکل گئے اور آپ نے دریائی سفر کا قصد کیا کشتی پر سوار ہوئے دریا کے درمیان میں کشتی ٹھہر گئی اور اس کے ٹھہرنے کا کوئی سبب ظاہر موجود نہ تھا ملاحوں نے کہا اس کشتی میں اپنے مولا سے بھاگا ہوا کوئی غلام ہے قرعہ ڈالنے سے ظاہر ہو جائے گا قرعہ ڈالا گیا تو آپ ہی کا نام نکلا تو آپ نے فرمایا کہ میں ہی وہ غلام ہوں اور آپ پانی میں ڈالدیے گئے کیونکہ دستور یہی تھا کہ جبتک بھاگا ہوا غلام دریا میں غرق نہ کر دیا جائے اسوقت تک کشتی چلتی نہ تھی

منزل ٦

ع ٢٥ ٨

ف۱۳ کہ کیوں نکلنے میں جلدی کی اور قوم سے جدا ہونے میں امر الٰہی کا انتظار نہ کیا

ف۱۴ یعنی ذکر الٰہی کی کثرت کرنے والا اور مچھلی کے پیٹ میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھنے والا

ف۱۵ یعنی روز قیامت تک

ف۱۶ مچھلی کے پیٹ سے نکال کر اُسی روز یا تین روز یا سات روز یا چالیس روز کے بعد ف۱۷ یعنی مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ ایسے ضعیف نحیف اور نازک ہو گئے تھے جیسے بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے جسم کی کھال نرم ہو گئی تھی بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا۔

النصف

اَنۢبَتۡنَا عَلَيۡهِ شَجَرَةً مِّنۡ يَّقۡطِيۡنٍ ﴿١٤٦﴾ وَاَرۡسَلۡنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلۡفٍ اَوۡ
ہم نے اسپر ف۱ کدو کا پیڑ اُگایا ف۲ اور ہم نے اُسے ف۳ لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا بلکہ

يَزِيۡدُوۡنَ ﴿١٤٧﴾ فَاٰمَنُوۡا فَمَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿١٤٨﴾ فَاسۡتَفۡتِهِمۡ اَلِرَبِّكَ الۡبَنٰتُ وَ
زیادہ تو وہ ایمان لے آئے ف۴ تو ہم نے انھیں ایک وقت تک برتنے دیا ف۵ تو ان سے پوچھو کیا تمہارے رب کیلئے بیٹیاں ہیں

لَهُمُ الۡبَنُوۡنَ ﴿١٤٩﴾ اَمۡ خَلَقۡنَا الۡمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمۡ شٰهِدُوۡنَ ﴿١٥٠﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ
ف۶ اور اُنکے بیٹے ف۷ یا ہم نے ملائکہ کو عورتیں پیدا کیا اور وہ حاضر تھے ف۸ سنتے ہو بیشک

مِّنۡ اِفۡكِهِمۡ لَيَقُوۡلُوۡنَ ﴿١٥١﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمۡ لَكٰذِبُوۡنَ ﴿١٥٢﴾ اَصۡطَفَى الۡبَنٰتِ
وہ اپنے بہتان سے کہتے ہیں کہ اللہ کی اولاد ہے اور بیشک وہ ضرور جھوٹے ہیں کیا اُس نے بیٹیاں پسند کیں

عَلَى الۡبَنِيۡنَ ﴿١٥٣﴾ مَا لَكُمۡ كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ ﴿١٥٤﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿١٥٥﴾ اَمۡ لَكُمۡ
بیٹے چھوڑ کر تمہیں کیا ہے کیسا حکم لگاتے ہو ف۹ تو کیا دھیان نہیں کرتے ف۱۰ یا تمہارے لیے

سُلۡطٰنٌ مُّبِيۡنٌ ﴿١٥٦﴾ فَاۡتُوۡا بِكِتٰبِكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿١٥٧﴾ وَجَعَلُوۡا
کوئی کھلی سند ہے تو اپنی کتاب لاؤ ف۱۱ اگر تم سچے ہو اور اس میں

بَيۡنَهٗ وَبَيۡنَ الۡجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَلَقَدۡ عَلِمَتِ الۡجِنَّةُ اِنَّهُمۡ لَمُحۡضَرُوۡنَ ﴿١٥٨﴾
اور جنوں میں رشتہ ٹھہرایا ف۱۲ اور بیشک جنوں کو معلوم ہے کہ وہ ف۱۳ ضرور حاضر لائے جائیں گے ف۱۴

سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ﴿١٥٩﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿١٦٠﴾ فَاِنَّكُمۡ وَ
پاکی ہے اللہ کو ان باتوں سے کہ یہ بتاتے ہیں مگر اللہ کے چنے ہوئے بندے ف۱۵ تو تم اور جو کچھ تم

مَا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿١٦١﴾ مَاۤ اَنۡتُمۡ عَلَيۡهِ بِفٰتِنِيۡنَ ﴿١٦٢﴾ اِلَّا مَنۡ هُوَ صَالِ الۡجَحِيۡمِ ﴿١٦٣﴾
اللہ کے سوا پوجتے ہو ف۱۶ تم اُسکے خلاف کسی کو بہکانے والے نہیں ف۱۷ مگر اُسے جو بھڑکتی آگ میں جانے والا ہے ف۱۸

وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعۡلُوۡمٌ ﴿١٦٤﴾ وَّاِنَّا لَنَحۡنُ الصَّآفُّوۡنَ ﴿١٦٥﴾ وَاِنَّا
اور فرشتے کہتے ہیں ہم میں ہر ایک کا ایک مقام معلوم ہے ف۱۹ اور بیشک ہم پر پھیلائے حکم کے منتظر ہیں اور بیشک

لَنَحۡنُ الۡمُسَبِّحُوۡنَ ﴿١٦٦﴾ وَاِنۡ كَانُوۡا لَيَقُوۡلُوۡنَ ﴿١٦٧﴾ لَوۡ اَنَّ عِنۡدَنَا ذِكۡرًا
ہم اُسکی تسبیح کرنے والے ہیں اور بے شک وہ کہتے تھے ف۲۰ اگر ہمارے پاس اگلوں کی

مِّنَ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿١٦٨﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوۡا بِهٖ فَسَوۡفَ
کوئی نصیحت ہوتی ف۲۱ تو ضرور ہم اللہ کے چنے ہوئے بندے ہوتے ف۲۲ تو اُسکے منکر ہوئے تو عنقریب

ف۱ سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے
ف۲ کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپکا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سایہ میں آپ آرام کرتے تھے اور بحکمِ الٰہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن حضرت کے دہان مبارک میں دیکر آپ کو صبح شام دودھ پلا جاتی یہانتک کہ جسم مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال جمے اور جسم میں توانائی آئی
ف۳ پہلے کی طرح سرزمین موصل میں قوم نینوی کے
ف۴ آثار عذاب دیکھکر (اسکا بیان سورہ یونس کے دسویں رکوع میں گزر چکا ہے اور اس واقعہ کا بیان سورۂ انبیاء کے چھٹے رکوع میں بھی آچکا ہے)
ف۵ یعنی اُنکی آخر عمر تک انھیں آسائش کے ساتھ رکھا اس واقعہ کے بیان فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ آپ کفار مکہ سے انکار بعث کی وجہ دریافت کیجئے چنانچہ ارشاد فرماتا ہے
ف۶ جیسا کہ جُہَینہ اور بنی سلمہ وغیرہ کفار کا اعتقاد ہے کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں

منزل ٦

ف۷ یعنی اپنے لیے تو بیٹیاں گوارا نہیں کرتے بری جانتے ہیں اور پھر ایسی چیز کو خدا کی طرف نسبت کرتے ہیں
ف۸ دیکھ رہے تھے کیوں ایسی بیہودہ بات کہتے ہیں
ف۹ فاسد و باطل ف۱۰ اور اتنا نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالےٰ اولاد سے پاک اور منزہ ہے ف۱۱ جس میں یہ سند ہو
ف۱۲ جیسا کہ بعض مشرکین نے کہا تھا کہ اللہ نے جنوں میں شادی کی اس سے فرشتے پیدا ہوئے (معاذ اللہ) کیسے عظیم کفر کے مرتکب ہوئے
ف۱۳ یعنی اس بیہودہ بات کے کہنے والے
ف۱۴ جہنم میں عذاب کے لیے
ف۱۵ ایماندار اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں ان تمام باتوں سے جو یہ کفار نابکار کہتے ہیں
ف۱۶ یعنی تمہارے بت سب کے سب وہ اور ف۱۷ گمراہ نہیں کر سکتے ف۱۸ جسکی قسمت ہی میں یہ ہے کہ وہ اپنے کردار بد سے مستحق جہنم ہو ف۱۹ جسمیں اپنے رب کی عبادت کرتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ آسمانوں میں بالشت بھر بھی جگہ ایسی نہیں ہے جسمیں کوئی فرشتہ نماز نہ پڑھتا ہو یا تسبیح نہ کرتا ہو
ف۲۰ یعنی مکہ مکرمہ کے کفار و مشرکین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کہا کرتے تھے کہ
ف۲۱ کوئی کتاب ملتی.
ف۲۲ اس کی اطاعت کرتے، اور اخلاص کے ساتھ عبادت بجالاتے پھر جب تمام کتابوں سے افضل و اشرف معجز کتاب انھیں ملی یعنی قرآن مجید نازل ہوا

يَعْلَمُوْنَ ﴿١٧٠﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧١﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ
جان لیں گے ف۱ اور بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کیلئے کہ بیشک انہیں کی

الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿١٧٢﴾ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ
مدد ہوگی اور بیشک ہمارا ہی لشکر ف۲ غالب آئیگا تو ایک وقت تم ان سے

حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٤﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾
منہ پھیر لو ف۳ اور انہیں دیکھتے رہو کہ عنقریب وہ دیکھیں گے ف۴ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٧﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى
پھر جب اترے گا ان کے آنگن میں تو ڈرائے گیوں کی کیا ہی بری صبح ہوگی اور ایک وقت تک ان سے

حِيْنٍ ﴿١٧٨﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٩﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا
منہ پھیر لو اور انتظار کرو کہ وہ عنقریب دیکھیں گے۔ پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو انکی باتوں سے

يَصِفُوْنَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٢﴾
ف۵ اور سلام ہے پیغمبروں پر ف۶ اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا رب ہے

ع ۵ ۴۴۷ ۹

ف۱ اپنے کفر کا انجام ف۲ یعنی اہل ایمان ف۳ جبتک کہ تمھیں ان کے ساتھ قتال کرنے کا حکم دیا جائے ف۴ طرح طرح کے عذاب دنیا و آخرت میں جب یہ آیت نازل ہوئی تو کفار نے براہ تمسخر و استہزاء کہا کہ یہ عذاب کب نازل ہوگا اس کے جواب میں اگلی آیت نازل ہوئی ف۵ جو کفار اس کی شان میں کہتے ہیں اور اس کیلئے شریک اور اولاد ٹھہراتے ہیں ف۶ جنہوں نے اللہ عزوجل کی طرف سے توحید اور احکام شرع پہونچائے انسانی مراتب میں سب سے اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ خود کامل ہو اور دوسروں کی تکمیل کرے یہ شان انبیاء کی ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام تو ہر ایک پر ان حضرات کا اتباع اور انکی اقتدا لازم ہے

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٢﴾ تین بار پڑھے گا وہ بھرپور پیمانہ سے اپنا اجر لے گا۔ (در منثور، ص:۵۴، ج:۱)

حضرت شعبی قدس سرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ مسرت چاہتا ہے کہ قیامت کے دن بھرپور پیمانہ سے ناپ کر (ثواب) لے اس کو مجلس سے اٹھنے کے وقت یہ آیتیں پڑھنی چاہیے۔

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور